بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون ۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱ | ۴ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ | ۱۶ وفا ۱۳۵۱ ہش | ۱۶ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۶۱

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو اِس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اُس کو ملیں جنکی رُو سے اُسکو یقین آجائے کہ خدا ہے

ایک بڑا حصہ دُنیا کا اس راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ اُن کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں

"خدا نے مجھے دُنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا مَیں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اسکی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کے رُو سے اُس کو یقین آجائے کہ خدا ہے کیونکہ ایک بڑا حصّہ دُنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اسکی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں اور بلاشبہ یہ بات صحیح ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دُنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراطِ مستقیم کو کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزارہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے بلکہ اُن کا خدا اُنہی کی ایک ایجاد ہے اس لئے خدا کے اُس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دام تزویر سے چھڑائے اِسلئے اس نے اپنے اس مسیح کو بھیجا تا وہ دلائل کے حربہ سے اُس صلیب کو توڑے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی ہدایت کے مطابق کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الزمر کی آیت قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا حقیقی ایمان وہی ہے جس کے ساتھ عمل صالحہ ہو اور یہ ایمان اس وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان بصیرت کے ساتھ خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کی صفات پر یقین کامل رکھے اور ان کا ظل بننے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ تم خدا کی پرستش کرو اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور توجہ اور اخلاص سے اعمال صالحہ بجا لاؤ جماعت کے احباب کو اس ارشاد خداوندی کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنا چاہیئے تا ان کے اعمال خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل کر سکیں۔

آئندہ ہفتہ ربوہ میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس جاری ہو رہی ہے اس کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا احباب ربوہ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ مرکز کو ہر طرح سے پاک اور صاف رکھیں اپنا بہتر نمونہ پیش کریں۔ اور کوئی ایسا کام نہ کریں جس کی وجہ سے باہر سے آنے والوں کو ٹھوکر لگے۔ باہر سے آنے والے مرکز میں اپنی روحانی پیاس کی تسکین کے لئے آتے ہیں اس لئے احباب مرکز کے روحانی ماحول کو بہر حال برقرار رکھیں تا باہر سے آنے والے اس سے متأثر ہوں اور اپنے ایمان میں ترقی کریں

آپ نے مزید فرمایا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا ہمارے لئے بہت ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم پڑھانے کے لئے بھیجا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سلسلہ میں بہت زور دے رہے ہیں۔ اس لئے احباب ربوہ کو خصوصاً نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر قرآن کریم پڑھنا اور سیکھنا چاہیئے

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

مورخہ ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ جولائی سے ۱۲ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

پبلشر مسعود احمد پرنٹر عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ روفا ۱۳۵۱ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کلاس سے استفادہ کا صحیح طریق

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۵ روفا سے مقامی طور پر مختلف اضلاع میں شروع ہو چکی ہے۔ اضلاع میں ایک ہفتہ تک جاری رہنے کے بعد ۲۲ روفا سے یہ کلاس مرکزی طور پر ربوہ میں شروع ہو گی اور تین ہفتہ تک جاری رہے گی۔ اِس کلاس میں شرکت کرنے والے احباب کو قرآن مجید کے علوم سیکھنے، اِس کے معارف سے آگاہ ہونے، اس کے انوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منوّر کرنے اور اس کی عظیم الشّان برکات سے بہرہ ور ہونے کا انمول موقع میسّر آئے گا لیکن اِس موقع سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے کے لئے قرآنِ مجید کے بیان کردہ طریق کو جس کی طرف سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبۂ جمعہ میں توجہ دلائی ہے، اختیار کرنا ضروری ہے۔ ہم یاد دہانی کے رنگ میں اُس قرآنی طریق کے بنیادی پہلو کو اختصار کے ساتھ ذیل میں بیان کرتے ہیں تاکہ بار بار کی یاد دہانی اور اعادہ کے نتیجہ میں یہ طریق کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کے ذہن سے محو نہ ہونے پائے بلکہ وہ ہر آن اُن کے ذہنوں میں مستحضر رہے اور وہ قرآنِ مجید کے اثر کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق قبول کر کے اس سے صحیح رنگ میں استفادہ کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الزمر کی جن آیات سے استدلال کر کے قرآنِ مجید کا اثر قبول کرنے کے خود قرآن ہی کے بیان کردہ طریق کو بہت رُوح پرور انداز میں واضح فرمایا ہے ان میں سے ایک آیت یہ ہے:۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (الزمر آیت ۲۴)

یعنی اللہ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اُتاری ہے جو متشابہ بھی ہے اور اِس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے چمڑے اور دِل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جُھک جاتے ہیں۔

اِس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ قرآنِ مجید سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے والوں پر دو۲ قسم کا اثر ظاہر ہوتا ہے **اوّل** یہ کہ قرآن کریم کو پڑھنے سے ان کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں **دوم** یہ کہ ان کے چمڑے اور دِل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جُھک جاتے ہیں۔ اِس سے استدلال کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی تلاوت سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کے طریق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں جن کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے (سورۃ الزمر آیات ۱۲، ۱۵، ۲۴) قرآن کریم کا اثر قبول کرنے کے لئے **دو۲ بنیادی باتیں** بتائی ہیں۔ **ایک** خشیۃ اللہ کا ہونا اور **دوسرے** محبّتِ الٰہی کا دِل میں پایا جانا۔

جہاں تک خشیت کا تعلق ہے عربی زبان میں صرف خوف یا ڈر کا نام خشیت نہیں ہے بلکہ اُس خوف کو خشیت کہتے ہیں جو کسی کی عظمت اور جلال کے عرفان کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے یعنی کسی کی عظمت اور جلال کی معرفت کے بعد اُس کا خوف کھانا "خشیت" کہلاتا ہے۔ پھر اِسی طرح محبّت سے میری مراد دنیوی محبّت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے جب محبّت کا تعلق ہو تو اُسے محبّتِ الٰہی کہتے ہیں۔ اور یہ محبّت اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کے نتیجہ میں اور اُس کے احسان کو دیکھ کر دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔"

(خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۷۲ء مطبوعہ الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء)

اِس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ خشیت اللہ (جو اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات اور اس کی عظمت کے عرفان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے) کے زیرِ اثر انسان اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی تذلّل اور فروتنی اختیار کرتا ہے جو اپنے اوپر فنا وارد کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ دوسری طرف محبّتِ الٰہی (جو اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات اور اس کے احسان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے) کے زیرِ اثر انسان خود کو اللہ تعالیٰ کی نعماء میں اِس طرح گھِرا ہوا پاتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے احسان کے علاوہ اَور کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت سے اِس طرح بھر جاتا ہے کہ پھر دُنیا کی کوئی طاقت اُس رشتۂ محبّت کو جسے وہ اپنے رب سے باندھتا ہے قطع نہیں کر سکتی۔ اس غایت درجہ محبّت کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی جناب سے ابدی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ خشیت اور محبّت کی ایک ابتداء بھی ہے اور ایک انتہاء بھی ہے۔ اِس ابتداء اور انتہا کے درمیانی فاصلے ذہنی، اخلاقی اور روحانی تربیت اور اِس طرح مسلسل حرکت کے ذریعہ طے کرنا ہوتے ہیں۔ ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق ہی اس انتہا کو پا سکتا ہے۔ لہذا اسے قرآنِ مجید سے استفادہ کرتے وقت خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کے جذبہ کے تحت اپنے دائرۂ استعداد کے اندر اُس انتہاء کو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اِس طرح قرآنی علوم سے بہرہ ور ہو کر اُس کی زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہو سکتا ہے کہ جو اُس کی یکسر کایا پلٹ کر رکھ دے اور اسے حیاتِ ابدی کا وارث بنانے پر منتج ہو۔ قرآنی علوم اور انوار و برکات سے بہرہ ور ہونے کے طریق کو واضح کرنے کے بعد حضور نے تعلیم القرآن کلاس کے سلسلہ اور اسی طرح جماعت میں پہلے سے جاری شدہ تعلیم القرآن کی سکیم کو خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کی ابتداء قرار دے کر احبابِ جماعت اور بالخصوص نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اِس ابتداء کو اپنے اپنے دائرۂ استعداد کے اندر انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں ایک بہترین کتاب اُتاری ہے جس نے پہلی صداقتوں کو بھی اپنے اندر لیا ہوا ہے اور ایک نئی اور عظیم تعلیم بھی اس کے اندر پائی جاتی ہے۔ انسان کو یہ حکم دیا کہ کامل عبادت اور حقیقی اطاعت کے سب سامان اور وسائل اِس کتاب میں رکھ دئے گئے ہیں لیکن اِس کے **اثر کو قبول کرنے کے لئے دو۲ چیزیں بڑی ضروری ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی خشیت اور دوسرے اللہ تعالیٰ سے ذاتی اور خالص محبّت**۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ اِن دونوں چیزوں کی بھی ایک ابتداء ہے اور ایک انتہا ہے جسے پانا (ہر شخص کے دائرۂ استعداد میں) ممکن ہے لیکن جو شخص ابتداء نہیں کرتا وہ انتہاء تک پہنچنے کی اُمید نہیں رکھ سکتا۔

پس ہمارے وہ بچّے جو میرے آج کے خطبہ کے پہلے مخاطب ہیں خصوصًا، اور ہر احمدی عمومًا یاد رکھے کہ وہ اپنی عمر اور تربیت کے لحاظ سے اِس سلسلہ میں ابتداء کر چکے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی حرکت میں کمی واقع نہ ہونے دیں بلکہ خشیت اللہ اور محبّتِ ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرتے چلے جائیں تاکہ وہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے ایک نئے اور بڑے پیار کو حاصل کریں اور اس کے حُسن کا نیا جلوہ دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے نئے سے نئے جلوے متواتر دیکھتے چلے جائیں تاکہ ایک طرف ان کی ذات اور ان کا وجود فنا ہو جائے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں وہ ابدی زندگی کو حاصل کرنے والے ہوں"

(خطبۂ جمعہ فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۷۲ء مطبوعہ الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء)

قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اُس کا ترجمہ پڑھتے اور اس کے معانی و مطالب کو اخذ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلال اور عظمت کے بیان پر خشیت کی کیفیّت اور صفات جمال اور حُسن و احسان کے ذکر پر محبّتِ الٰہی کی کیفیت اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ خاص غور و فکر اور تدبّر سے کام نہ لیا جائے۔ اِسی لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:۔

لَاخَیْرَ فِیْ عِبَادَۃٍ لَّا فِقْہَ فِیْھَا وَلَا فِیْ قِرَاءَۃٍ لَّا تَدَبُّرَ فِیْھَا

یعنی ایسی عبادت میں حقیقی بھلائی نہیں جو سوچ سمجھ کر نہ کی جائے اور نہ قرآنِ مجید کی ایسی تلاوت میں حقیقی بھلائی ہے جس میں غور و فکر اور تدبّر سے کام نہ لیا جائے۔

پس فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس میں شرکت کرنیوالے احباب کیلئے ضروری ہے کہ وہ قرآنِ مجید کا علم پورے غور و فکر اور تدبّر کے ساتھ اِس رنگ میں حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلال اور اُس کی عظمتِ شان کا جہاں ذکر آئے تو تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ کے مطابق ان کے دِل خشیتِ الٰہی سے بھر جائیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جمال اور اُس کے حُسن و احسان اور رحمتِ بے پایاں کا ذکر آئے تو ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ کے مطابق ان کے دلوں میں محبّتِ الٰہی جوش مارنے لگے اور وہ خشیت اللہ اور محبّتِ ذاتیہ الٰہیہ کے زیرِ اثر کامل تذلّل اور فروتنی اختیار کرتے ہوئے پورے ذوق و شوق کے ساتھ والہانہ انداز میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اُس کی پوری پوری اطاعت بجالانے کی اہلیّت سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں پھر ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اِس خشیت اور محبّت کو ترقی دے کر اپنے اپنے دائرۂ استعداد کے اندر اس کی انتہاء کو پانے کی کوشش کریں تا کامل فنا وارد کرنے کے نتیجہ میں وہ حیاتِ ابدی کے وارث بنتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ نہ صرف کلاس میں شرکت کرنے والے احباب کو بلکہ ہم سب کو اپنے فضل سے اِسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کے اسلامی آداب

مکرم نسیم مہدی صاحب ربوہ

کسی مجلس کے آداب پر غور کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ مجلس کس قسم کی ہے۔ ایک فعل جو کسی مجلس میں پسندیدہ اور گوارا ہو دوسری مجلس میں ناپسندیدہ اور ناگوار ہو سکتا ہے۔ مثلاً کھانے کی ایسی مجلس جہاں کثرت سے اَجنبی لوگ شامل ہوں، کسی نوجوان کا کسی دوست سے چھین جھپٹی کے چیز کا اڑا لینا کتنی بدتہذیبی سمجھا جائے گا اور ممکن ہے کہ کوئی بزرگ سخت الفاظ میں اس کی وہیں مذمت بھی کر دیں۔ مگر کسی بے تکلفانہ مجلس (مثلاً پکنک پر) میں اسی فعل سے ایک خاص لطف اور محبت کا اظہار ہو گا۔ کوئی کسی کی وفات پر، تعزیت کے لئے جائے۔ وہاں وہ سنجیدہ نہ رہے بلکہ کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے معلوم ہو ....

.... کہ وہ قطعی طور پر غیر سنجیدہ ہے تو یہ عمل کہاں تک حالات کے مطابق و موافق ہو گا۔ اسلام اسی بات کا طلبگار ہے کہ اس کے پیروکار حالات کے مطابق سوچ سمجھ کر عمل بجا لائیں۔ قرآن پاک میں جو بار بار "اعمال صالحہ" کا ذکر آیا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حسب مجلس اپنا رویہ متعین کیا جائے۔

پس مجلس کا پہلا ادب یہی ہے کہ اس کی غرض و غایت اور مقصد کو سامنے رکھا جائے اور اس کے مطابق و مناسب ویسا ہی طریق اختیار کیا جائے۔

مجالس کہاں منعقد ہوں

اسلام میں مساجد کو ایک مرکزی مقام تصور کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی مسجد کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ مکی زندگی میں مسلمانوں کی وابستگی مسجد حرام سے تھی۔ لیکن کفار کی شدید مخالفت کی وجہ سے وہ اس مسجد میں نماز ادا کر سکتے تھے اور نہ اپنی مجالس منعقد کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے چند جگہیں نماز ادا کرنے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس سے مستفید ہونے کے لئے مقرر کر رکھی تھیں

نماز چونکہ ارکانِ اسلام میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے لہذا اس کے واسطے "مسجد" کا ہونا ضروری ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اس بارہ میں عمومی ارشاد تو یہی ہے کہ

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا
وَّ طَهُوْرًا (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔

لیکن نظم اجتماعی کے لئے ایک مرکز اجتماع کا ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلا کام تعمیر مسجد کا ہی کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو کام بھی فرماتے (حضور کا ہر کام دین ہی کے لئے تھا) مسجد میں فرماتے تھے اس لئے کسی دینی اور قومی معاملہ کے سلجھانے کے لئے مسجد سے بہتر اور بابرکت اور کون سی جگہ ہو سکتی ہے؟

تاہم معاشرتی ضرورتوں کے پیش نظر اور مقامات بھی مرکز اجتماع بن سکتے ہیں۔ مثلاً لوگ گھریلو کام یا تفریح کی خاطر اکٹھے ہو کر مل بیٹھتے ہیں۔ اور اس کے لئے کسی گھر یا اس کے ساتھ خالی پڑی ہوئی جگہ کو منتخب کر لیتے ہیں۔ ایسی صورتوں کے لئے بھی اسلامی ہدایات موجود ہیں۔ جن کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ان میں سے بعض کی طرف مندرجہ ذیل احادیث ہماری راہنمائی کرتی ہیں۔

۱۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند انصار کے پاس سے گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے حضور نے انہیں دیکھ کر فرمایا

إِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ فَاعِلِيْنَ
فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِيْنُوا
الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا
السَّبِيْلَ ۔ (ترمذی)

یعنی اگر راستے میں بیٹھنے کے سوا تمہیں اور کوئی چارہ نہیں اور مل کر بیٹھنے کی تمہیں کوئی اور موزوں جگہ بھی میسر نہیں تو ہر گزرنے والے کے سلام کا جواب دو۔ کسی پر ظلم ہوتے دیکھو تو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کی راہنمائی کرو۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ
فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا
مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ
فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ
فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ
قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ غَضُّ
الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ
السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (بخاری)

ترجمہ: حضورؐ فرماتے ہیں تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم معاشرتی آداب و عادات کی وجہ سے وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ اس کے بغیر چارہ نہیں ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باہمی دلچسپی کی باتیں کرتے ہیں۔ اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مصر ہو تو پھر رستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا، رستے کا حق کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، نظر کو نیچا رکھنا، دکھ دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا!

ان دو احادیث کو مد نظر رکھ کر ان میں بیان شدہ آداب پر عمل کیا جائے تو مجالس بابرکت ہوں گی۔ اور ان میں فرشتوں کا نزول ہو گا۔

آدابِ مجالس از روئے قرآن کریم

قرآن کریم میں آدابِ مجالس کی طرف مندرجہ ذیل آیات میں اشارہ کیا گیا ہے

پہلا ادب:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا
فِي الْمَجٰلِسِ ، فَافْسَحُوْا
يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ، وَاِذَا
قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (مجادلہ)

ترجمہ: اے مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں کھل کر بیٹھ جاؤ تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اللہ بھی تمہارے لئے کشادگی کے سامان پیدا کرے گا اور جب تمہیں کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ ان کو جو مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اس آیت سے ہمیں ان باتوں کا سبق ملتا ہے

ا: اگر مجلس میں بیٹھنے کی کافی جگہ موجود ہو تو خواہ مخواہ تنگ ہو کر بیٹھنے کی بجائے کھل کر بیٹھنا چاہیئے۔

ب: تفسحوا سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اگر جگہ تنگ ہو تو وسعتِ قلبی سے کام لے کر بعد میں آنے والوں کو جگہ دینے اور ان کے لئے گنجائش نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جتنی بھی کم سے کم جگہ میں گزارہ ہو سکتا ہو کرنا چاہیئے۔

ج: مجالس کے دوران میں بعض اوقات ایسے امور آ جاتے ہیں۔ جنہیں "بصیغہ راز" رکھنا ضروری ہوتا ہے یا کسی خاص شخص سے علیحدگی میں بات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں صدر یہ کہے کہ لوگ تشریف لے جائیں تو بڑی خوشی سے تعمیل کرنی چاہیئے۔

دوسرا ادب:

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی برائیوں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ان کی ایک برائی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (عنکبوت)

ترجمہ: اور تم اپنی مجالس میں ناپسندیدہ حرکتیں کرتے ہو۔"

جیسا کہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کر دیا۔ اور اس تباہی کی ایک وجہ مذکورہ بالا برائی تھی۔ آج نام نہاد اسلام پسندوں کے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہیئے جو اپنی مجالس میں اور مساجد میں کھڑے ہو کر خطبات جمعہ کے دوران ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھتی ہے اور یہ حرکت ... اجتماعیت کے لئے سخت مضر اور ناپسندیدہ ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کو تو اس گروہ میں شامل ہونا چاہیئے جس کے بارہ میں فرمایا

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ
اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ،
(مومنون آیت ۴)

یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیواؤں کے نکاح سے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم ہدیٰ آباد ضلع نواب شاہ سندھ

یہ عصرِ حاضر کی ایک سنگین معاشرتی برائی ہے کہ انسانی فطرت کے طبعی تقاضوں اور اسلامی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بیوہ عورتوں کے نکاح کو معیوب خیال کیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں گوناگوں معاشرتی الجھنیں اور بے اطمینانیاں جنم لیتی اور کئی قسم کی اخلاقی برائیاں پھیلتی ہیں

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کے تمام احکام اور اصول انسان کے اطمینانِ قلب اور اس کی دینی و دنیوی ترقیات کے ضامن ہیں۔ دینِ اسلام انسان کے لئے آسانی چاہتا ہے اور اسے بے جا تکلفات اور مشکلات سے دور رکھنا چاہتا ہے۔ مگر بعض لوگ اپنی عزت اور اپنے وقار کے جھوٹے احساس کی وجہ سے اپنے اوپر خود ساختہ و خود تراشیدہ پابندیاں عائد کر کے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ گویا وہ کوئی بڑا نیک اور قابلِ تعریف کام کر رہے ہیں حالانکہ ان کی یہ من گھڑت پابندیاں انجام کار انہیں ذلت و رسوائی اور بے اطمینانی و جگ ہنسائی سے دوچار کرنے کا موجب بن جاتی ہیں دراصل حقیقی نیکی اور قابلِ تحسین فعل وہی ہو سکتا ہے جس کے پیچھے خدا تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ کام کر رہا ہو۔ ہر وہ عمل جسے لوگوں کے ڈر سے یا اُن کی جھوٹی واہ واہ حاصل کرنے کے خیال سے کیا جائے یا پھر جس میں اپنی مرضی کو خدا اور اس کے رسولؐ کی مرضی و منشاء پر مقدم رکھا جائے عند اللہ ناقابلِ قبول اور مردود ہوتا ہے اور اس کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملتا بلکہ الٹا گناہ میں شمار ہوتا اور ضائع چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم۔ (محمد ع)

اے ایماندارو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔" پس اصل نیکی اطاعت ہی ہے

اسلام رہبانیت کے خلاف ہے وہ انسانی کے لئے عصمت عفت اور پاکدامن زندگی گذارنے کے لئے نکاح کو لازمی قرار دیتا ہے تاکہ اس کا ذہن اور دل و دماغ پاکیزہ جذبات و احساسات سے معمور رہیں اور انسان کامل یکسوئی سے اپنی دینی و دنیوی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے۔ اپنے خالق کے ساتھ تعلق عبودیت و محبت میں ترقی کرتا چلا جائے۔ جوان بیوہ عورت کے لئے نکاح اتنا ہی ضروری اور لابدی ہے جتنا غیر شادی شدہ بالغ عورت کے لئے چنانچہ قرآن حکیم میں حکم خداوندی ہے کہ :-

وَانکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ (النور)

اور اپنے میں سے جو بیوائیں ہیں اُن کی شادیاں کر دیا کرو۔

ہمارے آقا و مقتدا رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیواؤں سے شادیاں کیں اور اپنے اس مقدس نمونہ سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ یا عورتیں جو بیواؤں کی شادی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں وہ جہالت اور لاعلمی کا شکار ہیں اسی طرح وہ جوان بیوہ عورتیں جو خاوند کی وفات کے بعد دوبارہ شادی نہ کرنے پر فخر محسوس کرتی ہیں اور محض جاہل لوگوں کے طعنوں سے ڈر کر سنتِ رسول کو چھوڑتی اور حکم الٰہی کو ٹھکراتی ہیں وہ بھی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والی اور خدا اور رسولؐ کے حکموں کی نافرمانی کرنے والی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مندرجہ ذیل تین کاموں میں تاخیر نہ کیا کرو۔

۱- نماز میں جبکہ اُس کا وقت ہو جائے
۲- جنازہ کی تدفین میں
۳- بیوہ عورت کے نکاح میں جبکہ اُس کا کفو مل جائے۔

حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیوہ کے نکاح کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد دوم)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشادات و احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اطاعت و فرمانبرداری کا طریق اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

روحانیت کا مینار اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"تحریک جدید کی بنیادوں کو اتنا مضبوط کر دیا جائے کہ وہ دن قریب آجائیں کہ یہ مینار بلند تر ہو جائے ...... روحانیت کے اس مینار کو اپنی جسمانی و مالی قربانی کی بنیاد پر کھڑا کریں۔ اور اسے اتنا بلند کئے جائیں کہ اس کی روشنی ساری دنیا میں پھیل جائے۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ اسلام کی روشنی کو اکنافِ عالم میں پھیلایا جا رہا ہے۔ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار کو خاص طور پر اس امر کی یعنی تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط تر کرنے کے لئے مکلف فرمایا ہے لہٰذا مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر جملہ مجالس انصار اللہ اس مقصد عظیم کو پورا کرنے کے لئے مقامی جماعتوں سے بھرپور تعاون کریں تا اسلام کی روشنی ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ برائے سال ۷۳-۷۲ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو بجٹ ۷۳-۷۲ کے لئے تشخیص فارم بھجوائے جا چکے ہیں قائدین و ناظمین مال سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کے خدام کا بجٹ تیار کر کے ۱۵ اگست سے قبل ضرور مرکز کو ارسال فرما دیں۔ بجٹ تشخیص کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو خاص خیال رکھا جائے۔

۱- بجٹ میں تمام خدام کو شامل کیا جائے۔ کوئی بھی ایسا خادم نہ ہو جو بجٹ میں درج ہونے سے رہ گیا ہو۔
۲- خدام کی درست آمدنیاں درج کی جائیں۔
۳- جو خدام ترکِ سکونت کر گئے ہوں ان کے موجودہ ایڈریس اور ماہوار چندہ سے مرکز کو اطلاع دی جائے۔"

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان گمشدگی رسید بکس

تین عدد رسید بکس صدر انجمن احمدیہ ۶۳۲۷، ۶۳۲۲، ۶۳۶۳ جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر سے گم ہو گئی ہیں۔ تینوں رسید بکس علی الترتیب ۱ تا ۱۰۰، ۱ تا ۹ اور ۱ تا ۱ رسیدات تک مستعمل ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کو بذریعہ اعلان مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بکس پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ نہ ادا فرما دیں۔ اور اگر کسی صاحب کو ان رسید بکس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۰۸۷۹

میں رقیہ جمیل زوجہ صاحبزادہ جمیل لطیف صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۴-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی الیتی -/۱۲۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ رقیہ جمیل بیت اللطیف ربوہ۔

گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف عفی اللہ تعالیٰ عنہ ربوہ۔

گواہ شد:۔ صاحبزادہ جمیل لطیف موصی خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۰۸۸۰

میں طالعہ بی بی بیوہ چوہدری اللہ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ادرحماں حال ربوہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ -/۴۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۸ روپے جیب خرچ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ طالعہ بی بی کوارٹر نمبر ۶۲ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ اللہ بخش شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پسر موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد یعقوب صدر حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۸۱

میں امۃ الحلیم بنت ملک احمد صاحب قوم بھوکہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۴-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۳۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ:۔ امۃ الحلیم بنت ملک احمد صاحب ۴۸/۱۷ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ ملک احمد وصیت ۲۷۵۴ مکان نمبر ۴۸/۱۷ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ طاہر احمد بقلم خود مکان نمبر ۴۸/۱۷ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۸۲

میں نصرت جہاں بیگم بنت محمد شفیع سلیم پوری صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ:۔ نصرت جہاں بیگم بنت محمد شفیع سلیم پوری کوارٹر ۴۴/سی لالہ رخ واہ کینٹ

گواہ شد:۔ محمد شفیع سلیم پوری صدر موصیان۔ والد موصیہ واہ کینٹ۔

گواہ شد:۔ رفیع الدین بٹ صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۰۸۸۳

میں سردار بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۲-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) کڑے چار عدد وزن ۴ تولے قیمت -/۸۴۰ روپے (۲) بالیاں ایک جوڑا ایک تولہ قیمت -/۲۱۰ روپے (۳) انگوٹھی ایک عدد ۳ ماشے قیمت -/۵۲ روپے (۴) حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے الامۃ: سردار بی بی

گواہ شد: مشتاق احمد طیب پسر موصیہ لیبر اینڈ سیکیورٹی افسر ستلج ٹیکسٹائل ملز اوکاڑہ

گواہ شد:۔ کریم بخش بقلم خود وصیت نمبر ۱۳۶۷۰

مسل نمبر ۲۰۸۸۴

میں زینب بی بی بیوہ میاں نور محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۶-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مرحوم خاوند سے وصول شدہ مبلغ ۳۲/۲۵ روپے میں اپنی مندرجہ ذیل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے جیب خرچ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ زینب بی بی بیوہ میاں نور محمد صاحب ۴۲/۱۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ مستری امام دین ٹال والہ گجراتی محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ جلال الدین سیکرٹری رشتہ ناطہ محلہ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۸۵

میں احمد بی بی زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) بالیاں طلائی ۱ تولہ (۲) بٹن ۱/۲ ۱ تولہ (۳) چوڑیاں ۳ تولے (۴) انگوٹھی ۱/۲ تولہ (۵) حق مہر مبلغ ۳۲/۶۰ روپے کل قیمت -/۱۳۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ احمد بی بی۔

گواہ شد:۔ عبدالمجید۔

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن بقلم خود لائلپور شہر۔

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

۱۷، ۱۸، ۱۹ نبوت ۱۳۵۱ ہش (نومبر ۱۹۷۲ء)

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اراکین اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کا ترجمہ جاننا ہر مُسلمان کے لئے ضروری ہے

جو شخص قرآن مجید کا ترجمہ نہیں پڑھتا مَیں تو یہ سمجھ نہیں سکتا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کیسے قرار دیتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"قرآن کریم کا ترجمہ جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور اگر تھوڑا سا بھی تعہد کیا جائے تو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ قرآن کریم کی باریکیاں سمجھنے کی توفیق ہر ایک کو نہیں ملتی جس پر خدا تعالیٰ کا فضل ہو جائے۔ وہی باریکیوں کو جان سکتا ہے۔

میری صحت بچپن سے ہی خراب ہے اور میرے متعلق بچپن سے ہی ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ اگر یہ تیس سال کی عمر تک پہنچ گیا تو سمجھ لینا کہ بچ جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ بچپن میں مجھ پر پڑھائی کے لئے کوئی دباؤ نہیں ڈالا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ اگر تم تین کام کر لو تو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ایک تو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لو۔ دوسرے بخاری پڑھ لو۔ اور تیسرے کچھ طب پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی شغف ہے۔ میں آپ سے ایک رقعہ لکھوا کر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا اور انہیں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تم یہ تین چیزیں پڑھ لو۔ باقی تمہاری صحت اجازت دے تو کچھ پڑھ لینا ورنہ ضرورت نہیں۔ آپ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا میری تو دیر سے یہ خواہش تھی اور یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو میں جانتا ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کا ترجمہ میں نے آپ سے ۶ ماہ میں پڑھا میرا گلا چونکہ خراب رہتا تھا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مجھے پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ آپ خود ہی پڑھتے جاتے تھے اور میں سنتا جاتا تھا۔ اور چھ مہینے یا اس سے بھی کم عرصہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ آپ نے پڑھا دیا۔ پھر تفسیر کی باری آئی تو سارے قرآن کریم کا آپ نے ایک مہینہ میں دور ختم کر دیا۔ اس کے بعد میں آپ کے درس میں شامل ہوتا رہا ہوں لیکن پڑھائی کے طور پر صرف ایک مہینہ ہی پڑھا ہو گا۔ پھر آپ نے مجھے بخاری پڑھائی اور تین مہینہ میں ساری بخاری ختم کرا دی۔ حافظ روشن علی صاحبؓ بھی میرے ساتھ درس میں شامل ہو گئے تھے۔ وہ بعض دفعہ سوالات بھی کرتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ ان کے جوابات دیتے تھے۔ حافظ صاحب ذہین تھے اور بات کو پھیلا پھیلا کر لمبا کر دیتے تھے انہیں دیکھ کر مجھے بھی شوق آتا کہ میں بھی اعتراض کروں چنانچہ ایک دو دن میں نے بھی بعض اعتراضات کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے ان کے جوابات دیئے لیکن تیسرے دن جب میں نے کوئی اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا! میاں حافظ صاحب تو مولوی آدمی ہیں وہ سوال کرتے ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں لیکن تمہارے سوالات کا میں جواب نہیں دوں گا۔ مجھے جو کچھ آتا ہے تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اور جو نہیں آتا وہ بتا نہیں سکتا تم بھی خدا کے بندے ہو اور میں بھی خدا کا بندہ ہوں تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں شامل ہو اور میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہوں اسلام پر اعتراضات کا جواب دینا میرا ہی کام نہیں تمہارا بھی فرض ہے کہ تم سوچو اور اعتراضات کے جوابات دو مجھ سے مت پوچھا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ سے کوئی سوال نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ قیمتی سبق یہی تھا جو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے اعتراضات کرنے چھوڑ دیئے۔ اور ان کے جوابات خود سوچنے شروع کر دیئے۔ جس سے مجھے بہت بڑا فائدہ ہوا بعد میں میں نے کچھ کتابیں صرف و نحو کی بھی پڑھیں لیکن بطور درس کے نہیں شغل کے طور پر پڑھیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی ارشاد تھا۔ کہ تم ترجمہ قرآن کریم۔ بخاری اور کچھ طب پڑھ لو۔ لیکن میں تمہارے لئے اس کا بھی خلاصہ بیان کر دیتا ہوں تم قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لو۔ بخاری اور دوسری کتابیں تمہیں خود بخود آ جائیں گی۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھتا تو میں تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کیسے قرار دیتا ہے۔

(مشعل راہ ۶۲۴-۶۲۸)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک فرض ـــــ ایک یاد دہانی

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ کنندگان کو فرداً فرداً یہ یاد دہانی کرا دیں کہ ان کی طرف سے اسّی فی صدی ادائیگی ہو جانی چاہیئے تا کہ وقت کے اندر سو فیصد وعدہ پورا ہو جائے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیز محمد ارشد کارکن دفتر جائیداد کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار چلا آ رہا ہے۔ کمزور بہت ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل خوشنویس ربوہ)

۲۔ میری بچی امۃ الرحمٰن بعمر ۶ سال کی گر کر دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (احمد حسین فنکیرٹا ایڈیا ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس کے طلبہ کیلئے

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے فضل عمر درس القرآن کلاس کے طلبہ کے قیام و طعام اور نظم و ضبط کے لئے مندرجہ ذیل سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے:۔

۱۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۲۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ افسر دار الضیافت۔

طلبہ کے قیام کا انتظام کمیٹی نے ایوانِ محمود میں کیا ہے ہر طالب علم ربوہ پہنچ کر ایوان محمود میں اپنی رپورٹ کرے گا۔

صرف وہی طلبہ اس کلاس میں شامل ہو سکیں گے جن کے پاس امیر صاحب ضلع کی تصدیق ہو گی کہ وہ مقامی کلاس میں شمولیت کر چکے ہیں۔

اس سب کمیٹی کا انچارج حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

سند امتیاز

" جو مجالس خدام الاحمدیہ اپنا بجٹ سو فی صد ادا کر دیں گی سالانہ اجتماع کے موقع پر صدر محترم انہیں سند امتیاز عنایت فرمائیں گے۔ لہٰذا پوری کوشش فرما دیں کہ سالانہ اجتماع تک آپ کا بجٹ سو فی صد وصول ہو جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)